رسالہ نمبر 140

دعوتوں کے بارے میں سُوال جواب

(کل صفحات 17)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ولیموں کی کیفیت 2

پیسے نہ ہوں تو ولیمہ کیسے کریں؟ 3

بغیر دعوت کھانا کیسا؟ 6

شادی ہال میں گانے بج رہے ہوں تو.......؟ 9

زیادہ ڈِش بنانا کیسا؟ 12

ولیمے کی 8 نیتیں 13

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دعوتوں کے بارے میں سُوال جواب

یااللہ پاک! جو رسالہ ”دعوتوں کے بارے میں سُوال جواب“ کے 17 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں خوب نعمتیں کھلا۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دن میں **ایک ہزار** مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک **جنّت** میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے۔ (التَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ٢ ص ٣٢٨ حدیث ٢٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوال: ولیمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زِفاف (یعنی شادی کے بعد پہلی رات میاں بیوی کے مِلاپ) کے بعد صُبح کو اپنے دوست اَحباب، عزیز و اَقارِب اور مَحَلّے کے لوگوں کی حَسْبِ اِسْتِطاعت ضِیافت (یعنی دعوت) کرے۔ (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٣٩١) **اللہ** کریم کے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عَوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔ یعنی ولیمہ کرو اگرچِہ ایک بکری سے ہی ہو۔ (مسلم ص ٧٤١ حدیث ١٤٢٧)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

سُوال: کیا ولیمہ سُنَّت ہے؟

جواب: جی ہاں! دعوتِ **ولیمہ** سُنَّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۱)

پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ولیموں کی کیفیّت

سُوال: رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے **ولیمے** کس طرح کئے؟

جواب: **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہ۔ہَرات یعنی پاک بیویوں) میں سے ﴿۱﴾ حضرت سیِّدَتُنا زینب بِنتِ جَحْش رضی اللہ عنہا کے **ولیمے** میں لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹیاں اور گوشْت کھلایا تھا۔[1] ﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد دورانِ سفر **ولیمہ** کیا جس میں دسترخوان پر کَھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔[2] دوسری رِوایَت میں ہے: حضرت سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رضی اللہ عنہا پر حَرِیْسے سے ولیمہ کیا۔[3] اہلِ عَرَب کَھجور و مَکّھن، چھوہارے اور گھی مِلا کر کھاتے ہیں، اسے **حَیْس** کہا جاتا ہے، آج کل اسے حَرِیْسہ بھی کہا جاتا ہے حَرِیْسہ بَہُت سی قِسْم کا ہوتا ہے، مُختلِف طریقوں اور مختلف چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص۷۳)

سُوال: ولیمہ کتنے دن تک ہوسکتا ہے؟

جواب: **دعوتِ ولیمہ** (شبِ زِفاف کے بعد) صِرْف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو ہی دن تک یہ **دعوت** ہوسکتی ہے، اس کے بعد **ولیمہ** اور شادی خَتْم۔ پاک و ہِند میں

مدینہ

[1] بخاری ج۳ ص۳۰۶ حدیث۴۷۹۴ ملخصًا [2] بخاری ج۳ ص۴۵۰ حدیث۵۱۵۹ ملخصًا [3] بخاری ج۳ ص۴۵۳ حدیث۵۱۶۹ ملخصًا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

شادیوں کا سِلْسِلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنّت سے آگے بڑھنا **رِیا و سُمْعہ** (یعنی دکھانا اور سنانا) ہے اِس سے بچنا ضَروری ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۹۲) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے (یعنی ثابِت ہے، اسے کرنا ہی چاہیے) اور دوسرے دن کا کھانا سُنّت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سُمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے) جو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا، **اللہ** پاک اُس کو سنائے گا۔[1] یعنی اس کی سزا دے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۸۹)

پیسے نہ ہوں تو ولیمہ کیسے کریں؟

سُوال: جس کے پاس ولیمہ کرنے کے لئے پیسے نہ ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: ولیمے کے لئے لوگوں کی بِھیڑ کرنا **شَرْط** نہ پَندرہ قِسْم کی ڈِشیں بنانے کی حاجَت، حَسْبِ حیثیت دال چاول یا گوشْت وغیرہ جو بھی **کھانا** آپ پیش کر سکتے ہیں، پیش کر دیجئے **ولیمہ** ہو جائے گا، دو تین دوست یا رشتے دار ہوں تو بھی **ولیمہ** ہو سکتا ہے۔ ''**فتاوی امجدیہ**'' میں ہے: دعوتِ سُنّت کے لئے کسی زِیادہ اِہتمام کی ضَرورت نہیں اگر دو چار لوگوں کو کچھ مَعْمولی چیز اگرچہ پیٹ بھر نہ ہو اگرچہ دال روٹی، چٹنی روٹی ہو یا اس سے بھی کم کھلا دیں **سُنّت** ادا ہو جائے گی۔ (فتاوی امجدیہ ج٤ص٢٢٤) ''فتاوی بحرُ العُلوم'' میں ہے: دعوتِ ولیمہ کرنا ضَرور مَسْنون (سنّت) ہے لیکن نہ تو ضَروری اور لازِم ہے نہ پوری برادری کے لوگوں کو کھانا کھلانے کی شَرْط، چار آدمیوں کو کھانا کھلا دینے سے بھی دعوتِ ولیمہ کی سنّت ادا ہو جاتی ہے۔ (فتاوی بحر العلوم ج۳ص٤٤۳) ''مِرْاٰۃُ الْمناجیح'' میں ہے: **ولیمہ** بقدرِ طاقتِ زوج (یعنی دولھے کی حیثیت کے مُطابِق)

[1]: ترمذی ج۲ص۳٤۹حدیث۱۰۹۹

www.dawateislami.net

ہو اس کے لیے مقدار مُقَرَّر نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۵ص۷۲)

کیا ایڈوانس میں ولیمہ کر سکتے ہیں؟

سُوال: بہن کی شادی میں بارات کا کھانا ہے اور بھائی کی بارات اگلے دن جائے گی، ایسی صورت میں کیا اُسی کھانے پر ایڈوانس میں **ولیمہ** ہوسکتا ہے؟

جواب: رُخْصَت سے پہلے جو دعوت کی جائے **ولیمہ** نہیں، یونہی بعدِ رُخصت قَبلِ زِفاف (یعنی رُخصتی کے بعد ''مِلاپ'' سے پہلے بھی **ولیمہ** نہیں ہوگا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ص۲۵۶)

ولیمہ سنّتِ مُسْتَحَبَّہ ہے

سُوال: **ولیمہ** کیا ہی نہیں یا ایڈوانس میں کرلیا تو کیا ایسے لوگ گناہ گار رہوں گے؟

جواب: نہیں۔ (ایسے لوگ) تارِکانِ سنّت (یعنی سنّت چھوڑنے والے) ہیں، مگر یہ (یعنی ولیمہ) سُنَنِ مُسْتَحَبَّہ سے ہے، (یعنی تاکیدی سنّت نہیں) تارِک (یعنی نہ کرنے والا) گنہگار نہ ہوگا اگر اسے حق جانے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ص۲۷۸)

ولیمے کی دعوت قَبول کرنا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے

سُوال: کیا ولیمے کی دعوت قَبول کرنے کی تاکید ہے؟

جواب: جی ہاں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ولیمے کی طرف بلایا جائے تو وہاں جائے۔ (بخاری ج۳ ص٤٥٤ حدیث ٥١٧٣) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: دعوتِ ولیمہ کا قَبول کرنا **سُنَّتِ موَکَّدہ** ہے جبکہ وہاں کوئی معصیت (یعنی **اللہ** پاک کی

نافرمانی) مِثْلِ مَزامیر (یعنی گانے باجے) وغیر ہا نہ ہو، نہ اور کوئی مانِعِ شَرْعی (یعنی شَرْعی رُکاوٹ) ہو، اوراس کا قَبول وہاں جانے میں ہے، کھانے نہ کھانے کا اِختیار ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ص ۶۵۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں: دعوتِ ولیمہ میں بلاعُذرِ شَرْعی نہ جانا مکروہ (ہے)۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ص ۶۶۰ ملخصًا)

کیا ہر دعوت قبول کرنا سنّت ہے؟

سُوال: کیا ولیمے کے عِلاوہ عام دعوتیں قبول کرنا بھی سنّت ہے؟

جواب: عام دعوتوں کا قَبول اَفْضَل ہے جبکہ نہ کوئی مانِع (رُکاوٹ) ہو نہ کوئی اُس سے زِیادہ اَہم کام ہو، اور خاص اس کی کوئی دعوت کرے تو قَبول کرنے نہ کرنے کا اسے مُطْلَقًا (یعنی بِالکُل) اِختیار ہے۔[1] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بُلایا جائے تو قَبول کرے پھر اگر چاہے کھالے اور اگر چاہے چھوڑ دے۔[2] مُفتی اَحمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَطْلَب یہ ہے کہ ہر جائز دعوت میں جانا بہتر ہے کھانے نہ کھانے کا اِختیار ہے کیونکہ نہ جانے سے لوگ (بَعْض اوقات) مُتکبِّر (یعنی مَغرور) کہتے ہیں، اوراس سے عداوت (ودشمنی) پیدا ہونے کا خطرہ (رہتا) ہے، جماعَت (یعنی خاندان واَحباب وغیرہ) میں مِل جُل کر رہنا چاہیے۔[3]

دو تین دعوت ایک ساتھ مل جائیں تو ....

سُوال: اگر ایک ہی وَقْت میں دو تین جگہ سے دعوتِ ولیمہ مِل جائے تو کس میں شریک ہو؟

جواب: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب دو شَخْص دعوت دینے ایک ہی وَقْت آئیں

[1]: فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ص ۶۵۵ [2]: مسلم ص ۷۴۹ حدیث ۱۴۳۰ [3]: مراۃ ج ۵ص ۷۵

تو جس کا دَروازہ تمہارے دَروازے سے قَرِیب ہو اس کی دعوت قَبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (ابوداؤد ج۳ ص ٤٨٤ حدیث ٣٧٥٦)

بِغیر دعوت کھانا کیسا؟

سُوال: دعوتِ ولیمہ میں ''بِن بُلایا مہمان'' بَننا اور کھانا کھانا کیسا؟

جواب: ولیمہ ہو یا کوئی اور خُصُوصی دعوت، بِغیر دعوت کے اُس میں گُھس جانا اور کھالینا گُناہ، حرام وجَہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: جو بِغیر بلائے (یعنی دعوت کے بِغیر) گیا وہ چور ہو کر گُھسا اور غارت گری کر کے نِکلا۔ (ابوداؤد ج۳ ص٤٧٩ حدیث ٣٧٤١)

بِغیر دعوت نیاز کا کھانا کھائے یا نہیں؟

سُوال: کیا بُزُرگوں کی نِیاز کا کھانا بھی بِغیر دعوت نہیں کھا سکتے؟

جواب: اِس کی دو صورتیں ہیں: ﴿١﴾ اگر کسی نے نِیاز کے کھانے کی عام دعوت نہیں دی بلکہ مخصوص اَفراد کو کہا ہے یا دعوت کے کارڈ دیئے ہیں تو وہی جا سکتے ہیں، دوسرا گُھس کر کھالے گا تو گُناہ گار ہو گا ﴿٢﴾ اگر لنگرِ عام ہے تو سَب کھا سکتے ہیں۔

محفلِ نَعت میں بغیر دعوت کے کھانا

سُوال: اگر کسی نے نجی (یعنی پرائیوٹ) طور پر مثلاً شادی وغیرہ میں محفلِ نَعت کا اہتمام کیا اور وہاں کھانے کا بھی اِنتِظام ہو تو بِغیر دعوت کے جائے یا نہیں؟

جواب: یہ دعوت بھی اگر مخصوص اَفراد کے لیے ہے تو بِن بُلائے جا کر کھانے کی اِجازَت

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

نہیں اور اگر دعوتِ عام ہے تو اِجازت ہے۔

جسے دعوت نہ ہو اُسے ساتھ لے جانا

سُوال: کیا دعوت میں بُلایا جانے والا مہمان اپنے ساتھ کسی اور کو لے جاسکتا ہے؟

جواب: نہیں، اگر لے جانا چاہے تو پہلے میزبان سے اِجازت لے لے، بلکہ میں تو مشورہ دوں گا کہ اجازت مانگ کر میزبان کو آزمائش میں نہ ڈالے۔ کہ شاید اُسے مُرَوَّت میں اِجازت دینی پڑے گی اور ہوسکتا ہے اُس کی گُنجائش کم ہو یا جس کیلئے اِجازت طَلَب کی جارہی ہے میزبان اُس کو پسند نہ کرتا ہو۔

بچّوں کو ساتھ لے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: تو کیا بچّوں کو بھی نہیں لے جاسکتے؟

جواب: بڑی دعوتوں میں اپنے دو ایک بچّے ساتھ لے جانا جائز ہے جب کہ یہ بھی ایسی جگہ ہو جہاں ایسا کرنے کا عُرف ہے ورنہ بچّے لے جانا بھی مَنْع ہے اور خاندان کے بچّوں کی پَلٹَن لے کر تو کہیں بھی نہ جائے۔

پیر صاحِب کے ساتھ مُرید جاسکتا ہے یا نہیں؟

سُوال: اگر کسی عالِم، مُفتی یا پیر صاحِب کو دعوت ملے اور ان کا شاگرد یا مُرید وغیرہ بھی ان کے ساتھ بلا اِجازت دعوت میں پہُنچ جائے تو انہیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ان حضرات کو چاہیے کہ ایسے شَخْص کو حِکْمتِ عَمَلی سے خود ہی مَنْع کر دیں کیوں کہ میزبان

مُرَوَّت کے سبب منع نہیں کر سکے گا اور اگر دعوت میں لے جانا چاہیں تو پہلے میزبان (یعنی جس نے دعوت کی ہے اُس) سے اِجازت لے لیں، ''بُخاری شریف'' میں ہے کہ ایک اَنْصاری جِن کی کُنْیَت ابوشُعیب تھی، انہوں نے اپنے غُلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں جِتنا کھانا پکاؤ، میں نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چار اَصحاب سَمیت دعوت کروں گا۔ لہٰذا تھوڑا سا کھانا تیّار کیا اور حُضُورِ اکرم (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بُلانے حاضِر ہوئے، ایک شَخْص حُضُورِ پاک (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ ہو لیے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (دعوت دینے والے سے) فرمایا: اَبوشُعَیب! ہمارے ساتھ یہ شَخْص چلا آیا، اگر تم چاہو تو اسے اِجازت دو اور چاہو تو نہ دو۔ انہوں نے عَرض کی: میں نے ان کو اِجازت دی۔ (بخاری ج۳ ص۵۴۳ حدیث ۵۴۶۱) مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شَخْص بِغیر بلائے چلا آئے تو ظاہِر کر دے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحِب خانہ کو اِختیار ہے، اسے کھانے کی اِجازت دے یا نہ دے، کیونکہ ظاہِر نہ کرے گا تو صاحِبِ خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا! (بہار شریعت ج۳ ص۳۹۰)

باڈی گارڈ ساتھ جا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: بَعْض اوقات میزبان کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلاں مہمان کے ساتھ دو چار اَفراد اِضافی آئیں گے، کیا ایسی صورت میں وہ مہمان کسی کو ساتھ لے جا سکتا ہے؟

جواب: جیسا عُرْف (یعنی معمول) ویسا عَمَل، اگر خاص اِسی شَخْص کی کھانے کی دعوت ہے تو

ایک ہوں یا چار، پیشگی پوچھ لینا مُناسِب، اور اگر نِیاز وغیرہ ہے تو عُرف کے مُطابِق عمل کریں، ایسا نہ ہو کہ عُرف چار پانچ لوگوں کا ہو اور پندرہ بیس اَفراد کی فوج ساتھ لے کر پہنچ جائیں۔ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: بُلایا ہوا آدمی (یعنی جسے دعوت ہو وہ) بھی اپنے ساتھ کسی ناخواندہ (یعنی بِن بلائے) کو نہ لے جائے اِلّا بِالعُرف (مگر جیسا عُرف و مَعمول ہو) چُنانچہ بادشاہ (یا جس کے ساتھ گارڈ ہوتے ہوں اُس) کی دعوت میں اس کا باڈی گارڈ عَمَلہ (ساتھ) جاسکتا ہے کہ اب اس پر عُرف قائم ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص۷۶)

شادی ہال میں گانے بج رہے ہوں تو......؟

سُوال: اگر ولیمے یا کسی اور دعوت میں مُوسیقی بجائی جائے تو؟

جواب: دعوت میں جانا اُس وَقت سُنّت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، لَھو و لَعِب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خُرافات (گُناہوں بھری حرکتیں) وہاں ہیں تو نہ جائے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۲)

جو گناہ روک سکتا ہے اُس کا مسئلہ

سُوال: اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس کے جانے سے وہاں پر گُناہوں بھرے کام رُک جائیں گے تو اب جائے یا نہ جائے؟

جواب: اگر وہاں لَھو و لَعِب (مثلاً گانا بجانا) ہو اور یہ شخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں بند ہو جائیں گی تو اُس کو اس نیّت سے جانا چاہیے کہ اس کے جانے سے مُنکراتِ شَرعِیَّہ

(یعنی گُناہوں کے کام) روک دیئے جائیں گے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۲)

پہلے سے معلوم نہ تھا پھر گانے شُروع ہوگئے تو؟

سُوال: اگر پہلے سے معلوم نہ تھا اور دعوت میں چلا گیا پھر وہاں مُوسیقی چلائی گئی تو کیا کرے؟

جواب: جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لَغْویات (مثلاً گانے باجے، بے پردگی وغیرہ ناجائز حرکتیں) ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو **واپَس** آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصّے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں **بیٹھ** سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شَخْص ان لوگوں کو (گانے باجوں سے) روک سکتا ہے تو **روک** دے اور اگر اس (یعنی روکنے) کی قُدْرَت اسے نہ ہو تو صَبْر کرے، یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شَخْص مذہبی پیشوا نہ ہو۔ اور اگر مُقتَدیٰ و پیشوا ہو، مثلاً عُلَما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے **چلے** آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مُقتَدیٰ (یعنی پیشوا) ہو یا نہ ہو کسی (عام مسلمان) کو (بھی) جانا **جائز نہیں**، اگرچہ خاص اُس حصّۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصّے میں ہوں۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۲)

قبرستان سے آنے والی خوف ناک آواز (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ہاشِم سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَستی کے ایک شَخْص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں ناچ رنگ کی مَحْفِل کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبن پر تھی کہ اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوف ناک

آواز سُنی جس سے ان کے دل دہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے ایک غیبی آواز سنی کہ:

یَا اَھلَ لَذَّۃِ لَھوٍ لَاتَدُومُ لَھُم　　اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ　　اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے ناچ رنگ کی لَذّتوں میں بدمَسْت ہونے والو! بے شک موت کھیل کود کو خَتْم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لَذّت میں گُم دیکھا مگر وہ اپنے ساتھیوں سے جُدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔ خدا کی قَسَم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ **دولھے** کا اِنتقال ہو گیا۔

(الھواتف مع موسوعة ابن ابی الدنیا ج۲ ص۴۵۹ حدیث ۴۸)

رِیا کارانہ ولیمہ

سُوال: اگر اس لئے **دعوتِ ولیمہ** کی کہ دوستوں اور برادری میں خوب واہ واہ ہوگی تو کیا سنّت پر عَمَل کا ثواب ملے گا؟

جواب: ریا و نا موری کے قَصْد (یعنی ارادے) سے جو کچھ ہو **حرام** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ ص۲۵۶) ایسی دعوت میں شریک ہونا بھی بہتر نہیں ہے، ''بہارِ شریعت'' میں ہے: (ولیمے کی) دعوت کرنے والوں کا مَقْصود (یعنی نیّت) **ادائے سُنّت** ہو اور اگر مَقْصود (یعنی نیّت) تَفاخُر (یعنی فخر کرنا) ہو یا یہ کہ **میری واہ واہ** ہوگی جیسا کہ اس زمانے میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے، تو ایسی دعوتوں میں (جانا جائز تو ہے مگر) نہ شریک ہونا **بہتر** ہے خُصوصاً اہلِ عِلْم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۹۲) خیال رہے!

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : تم جہاں بھی ہومجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

یہ فیصلہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں کہ میزبان نے یہ دعوت فخر جتانے اور واہ واکروانے کے لئے کی ہے، مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن (یعنی اچّھی سوچ) رکھنا چاہئے۔

زیادہ ڈِش بنانا کیسا؟

سُوال: کیا ولیمے میں کھانے کی زیادہ ڈشز بنانا فضول خرچی نہیں؟

جواب: ولیمے کی دعوت کیلئے غذاؤں کی مِقدار مُقَرَّر نہیں، چاہے ایک ڈش ہو یا سو ڈشز، جب کہ اُن کا اِستعمال موجود ہے اور ضائع نہیں کرتا تو جائز ہے اَلْبَتَّہ نیّت اچّھی ہونی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کھانا نیّتِ مَحْمودہ (یعنی اچّھی نیّت) سے ہو تو اِسراف (یعنی فضول خرچی) نہیں اور ریا و تَفاخُر (یعنی دکھاوے اور فَخْر) کے لئے ہو تو حرام۔ **و اللّٰہ تعالٰی اعلم** ۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۶۶۲) لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ سادگی اور اِعتِدال کو ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا بَہُت عُمدہ ہے۔

ولیمے پر لاکھوں روپے خَرچ کرنا کیسا؟

سُوال: ولیمے کے کھانے میں (چند گھنٹوں کے اندر) لاکھوں لاکھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسا کرنا جائز تو ہے مگر ہر کام میں میانہ روی (یعنی نہ کمی نہ زِیادتی) ہونی چاہئے۔ تاہم کوئی کم ڈشز بنا کر بقیہ رقم دینی یا قومی خِدمت کیلئے بطورِ عطیہ پیش کردے تو اِس سے نیک نامی ہوتی ہے۔ مگر نیک نامی کیلئے ایسا نہ کرے، رقم بچا کر صِرف رضائے الٰہی کیلئے دینی کاموں یا اپنی برداری وغیرہ کے غریبوں پر خرچ کرے کہ بے شک یہ ایک عظیم نیکی ہے، اِس طرح کرنے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جولوگ اپنی مجلس سے اللہ پاک کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

والے کو کوئی بُرا بھلا نہیں کہتا، بلکہ یہ کام لائقِ تقلید قرار پاتا ہے۔ لہٰذا جس سے بن پڑے وہ شادی کی تقریبات سے رقم بچا کر دینی اور سماجی نیک کاموں میں خرچ کرے۔

”آٹھ جنّتیں“ کے آٹھ حُروف کی نِسبت سے ولیمے کی 8 نیّتیں

(ولیمے کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو تب بھی ان میں سے حَسْبِ حال نیّتیں کی جا سکتی ہیں)

سُوال: کیا ولیمے یا کسی اور دعوت میں بہُت ساری ڈشز بنا کر کھلانے میں ثواب کمانے کی بھی نیّتیں کی جا سکتی ہیں؟

جواب: کیوں نہیں، عُمدہ غِذائیں کھانے سے عموماً سبھی خوش ہوتے ہیں، خُصوصاً غریب لوگوں کو شاذو نادِر ہی اِس طرح کے قیمتی کھانے نصیب ہوتے ہیں، بِلا شُبہ اس میں **اچھی نیّتیں** کر کے جو جتنی زِیادہ عُمدہ غِذائیں کھلائے گا اُتنا زِیادہ ثواب کا حق دار ہو گا۔ لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْر یعنی بھلائی میں اِسراف نہیں۔ چند نیّتیں پیش کرتا ہوں، حَسْبِ حال ان میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

(۱) ولیمے کی سنّت ادا کر رہا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنّت کو زِندہ کیا اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٣٠٩ حدیث ٢٦٨٧)

(۲) مسلمانوں کو کھانا کھلانے کے ثواب کا حق دار بنوں گا، کھانا کھلانے کی فضیلت پر چار **فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا **کھلاتا** ہے۔ (مسند امام احمد ج ٩ ص ٢٤١ حدیث ٢٣٩٨٤) ﴿۲﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کو مٹانے کا اِہتمام کرے اور

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ پاک اس کی مغفِرت فرما دے گا[1] ﴿٣﴾ رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ جنّت میں چلے جاؤ[2] ﴿٤﴾ جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ پاک اُسے جنّت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے ایسے ہی لوگ داخِل ہوں گے۔ (معجم کبیر ج ٢٠ ص ٨٥ حدیث ١٦٢)

(٣) **لوگوں سے اُن کے مَنْصَب کے مُطابِق سُلوک کروں گا۔** **حکایت:** ایک بار اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا تو انہوں نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا پھر ایک شَخْص گزرا جس نے اچھّے کپڑے پہن رکھے تھے تو اُسے بٹھا کر کھانا کھلایا، اُن سے اس کے مُتعلِّق پوچھا گیا تو فرمایا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنازِلَهُم۔ یعنی ''لوگوں کے مرتبے کالحاظ رکھا کرو۔''[3]

(٤) **مسلمانوں کا دل خوش کروں گا۔** دعوت میں آنے والوں کا مُناسِب اِستقبال کرنے اور مُسکرا کر کھانا وغیرہ پیش کرنے سے ان کا دل خوش ہو گا اور اللہ کی رَحْمت سے آپ کو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ **دو فرامینِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (١) ''اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عَمَل مسلمان کے دل میں خوشی داخِل کرنا ہے۔'' (معجم کبیر ج ١١ ص ٧١ حدیث ١١٠٧٩) (٢) ''بے شک مغفِرت کو واجِب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔'' (معجم اوسط ج ٦ ص ١٢٩ حدیث ٨٢٤٥) حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا قول

---

[1] مسند ابو یعلٰی ج ٣ ص ٢١٤ حدیث ٣٤٥٧ ملخّصًا [2] مسند للامام احمد ج ٢ ص ٥٧٧ حدیث ٦٥٩٨ [3] ابوداؤد ج ٤ ص ٣٤٣ حدیث ٤٨٤٢

ہے: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا 100 (نَفلی) حج سے بہتر ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۵۱)

(۵) رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رِحْمی کروں گا۔ صِلۂ رِحْم کا معنٰی ''رشتے کو جوڑنا'' ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور (حُسنِ) سُلوک کرنا (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۵۸) **دو فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) رشتے جوڑنے سے گھر والوں میں مَحبّت، مال میں بَرَکت اور عُمر میں درازی ہوتی (یعنی عُمر بڑھتی) ہے[1] (۲) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسْعَت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صِلۂ رِحْمی کرے[2]۔

(۶) عُلَمائے کرام کی تعظیم کروں گا۔ خوش دلی کے ساتھ حاضِر ہو کر عُلَمائے کرام کی خِدْمت میں دعوت پیش کرنا، ان کی تعظیم بجالانا، ان کو اِحتِرام کے ساتھ گاڑی میں لے آنا، بال بچّوں کیلئے کچھ کھانا ساتھ دے کر واپس پہنچانا، ان کو نذرانہ پیش کرنا وغیرہ سب ثوابِ عظیم کے کام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: عُلَما کی تعظیم کرو کیونکہ وہ اَنْبِیاءِ کرام (علیہم السلام) کے وارِث ہیں[3]۔

(۷) نیک بندوں کا دیدار کروں گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (تعظیم کی نیّت سے) عُلَمائے کرام اور نیک لوگوں کے چِہرے کی زِیارت کرنا عِبادت ہے، ان کی زِیارت سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹ ملخصًا)

(۸) ساداتِ کرام کا اِحتِرام کروں گا۔ حُصُولِ بَرَکت کے لئے خُصُوصی طور پر ساداتِ کرام کا اِستِقبال کروں گا۔ رَحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''چار لوگ

مــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] ترمذی ج ۳ ص ۳۹۴ حدیث ۱۹۸۶　[2] بخاری ج ٤ ص ۹۷ حدیث ۵۹۸۵　[3] ابن عساکر ج ۳۷ ص ۱۰٤

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

ایسے ہیں جن کی میں قِیامت کے دن شَفاعت کروں گا: (۱) میری اولاد کی عزّت وتکریم کرنے والا (۲) ان کی ضَرورتیں پوری کرنے والا (۳) جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں تو ان کے مُعاملات کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا (٤) دل وزُبان دونوں سے ان کے ساتھ مَحبَّت کرنے والا۔"

(جمع الجوامع ج ۱ ص ۳۸۰ حدیث ۲۸۰۹)

صِرْف مال داروں کو دعوت دینا کیسا؟

سُوال: ولیمے وغیرہ کی دعوتوں میں صِرْف اپنے ہم پَلّہ امیر لوگوں کو بلانا اور غریبوں کو دعوت نہ دینا کیسا؟

جواب: دعوتِ ولیمہ میں امیروں کو بلانا غریب رشتے داروں، پڑوسیوں وغیرہ کو نظر انداز کر دینا ان کی دل شِکَنی کا سَبَب بن سکتا ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: زِنْہار، زِنْہار (یعنی خبردار، ہرگز) ایسا نہ کریں کہ (دعوت میں صِرْف) کھاتے پیتوں کو بلائیں، مُحتاجوں کو چھوڑیں (حالاں) کہ زِیادہ مُستحق وُہی ہیں اور انہیں اس (یعنی کھانا کھانے) کی حاجَت ہے تو ان کا چھوڑنا انہیں اِیذا دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شِکَنی مَعَاذَ اللّٰہ وہ بَلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی۔ ..... آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: فُقَرا کہ آئیں کہ ان کی مُدارات وخاطر داری میں سعی جمیل کریں، (یعنی غریبوں کے آنے پر ان کو خوب مان اور عزّت دیں) اپنا اِحسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آتے ہیں اُن کا اِحسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رِزْق کھاتے اور تمہارے گُناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے بٹھانے بُلانے کھلانے کسی بات میں برتاوٴ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ اِحسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اَکارَت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قِیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

(یعنی برباد) جاتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۱۵۸،۱۵۹)

غریبوں کے یہاں دعوت (حِکایت)

سُوال: غریبوں کے یہاں نہ جانا، صِرف مالداروں کی دعوت قبول کرنا کیسا؟

جواب: ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں غریب گھرانے کا ایک بچّہ حاضِر ہوا، دعوت پیش کی، پیار سے فرمایا: کیا کھلاؤ گے؟ اُس نے دامن کی جھولی میں موجود دال دکھا کر عَرض کیا: یہ۔ آپ نے دعوت قبول فرمالی۔ وَقتِ مُقرَّرہ پر ان غریبوں کے گھر تشریف لے گئے، وُہی دال وغیرہ حاضِر کی گئی، غذا طبیعت مُبارَکہ کے نامُوافِق ہونے کے باوُجُود خوش دلی کے ساتھ کھا کر خوشی خوشی لوٹے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۲۱ تا ۱۲۳ بتصرف)

سُوال: کیا عقیقے کا گوشت ولیمے میں شامل (مکس) کرسکتے ہیں؟

جواب: جی۔ ''وقارُ الفتاوٰی'' میں ہے: ولیمے میں عقیقے کا گوشت شامل کرنا اور کھلانا جائز ہے۔[1]

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ مجید		جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
مسلم	دارالکتاب العربی بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
ابوداوٗد	داراحیاء التراث العربی بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
ترمذی	دارالفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
مسند امام احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت	فتاوٰی امجدیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
الہواتف	المکتبۃ العصریۃ بیروت	وقار الفتاوٰی	بزمِ وقار الدین کراچی
معجم کبیر	اراحیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی بحر العلوم	شبیر برادرز لاہور
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسند ابو یعلٰی	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱ صفرُ المظفّر ۱۴۴۱ھ

01-10-2019

[1] وقارالفتاوٰی ج۳ ص۲۰۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

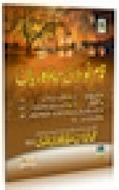

978-969-722-095-3
01012979

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net